PROUD PRESENT BY
AJAZ NOOR SHAZLI

EJAZ NOOR SHAZLI

apny roohani masail k liy rabta kren
karachi +923452845400

فن تعویذات، نقوش وطلسمات، وظائف و عملیات پر ایک منفرد رسالہ

قسط وار

الاوفاق کلکتہ

قسط ۸



- درود تسخیر کا عمل اور نقش
- شرح وخواص اسم اعظم اللہ
- موکل بھجنے کا آسان طریقہ
- سحر الطعام کا روحانی علاج
- نقش کی لکیروں کا روحانی فلسفہ
- طریقہ زکات حرفی وعددی اسم ذات
- آسیب کی حاضری والے مریضوں کا علاج

صوفی محمد عمران رضوی القادری

+91 9883021668

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

نقش کی لکیروں کا روحانی فلسفہ

نقوش کی لکیروں کے تعلق سے سوال آیا تھا کہ آیا انہیں بے وضو بنا سکتے ہیں یا نہیں میں نے جواب دیا باوضو ہی بنانا چاہئے، بادی النظر میں یہ سوال وجواب معمولی سا ہے لیکن میں نے جب خود اپنے جواب پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ میرا یہ جواب محض نقل روایت نہیں جو کہ عام طور پر کتبِ اعمال ونقوش میں لکھے ہوتے ہیں بلکہ اس سادہ جواب کے پسِ پشت میرے لاشعور میں اکابر صوفیائے کرام کے بے شمار روحانی لطائف بھی ہیں جن کو یکجا کر کے میں نے نقش کی لکیروں کا روحانی فلسفہ دریافت کیا، نقش کی لکیروں کا یہ فلسفہ میرے ذہن میں عرصہ دراز سے تھا لیکن میں نے اسے قلمبند نہیں کیا اب چونکہ اس سوال نے مجھے تحریک دی کہ میرے حاشیہ خیال میں منتشر روحانی لطائف جو مختلف اوراق میں بکھرے پڑے ہیں سب کو جواب کے طور پر یکجا کر دوں اور ایک مضمون کی شکل دے دوں جس سے فنِّ تعویذات ونقوش سے شغف رکھنے والے احباب کو روحانی غذا میسر ہو اور اس فن کو تحقیقی طور پر سمجھنے سمجھانے کا شوق اور ملکہ پیدا ہو جائے

حروفِ الف وبا کی خطی شکلیں اور ان کے مراتب

یہ جاننا چاہئے کہ نقش کی لکیر طولاً اوپر سے نیچے جو لمبائی میں کھینچی جاتی ہے اس کا تعلق حرف "الف" سے ہے بلکہ یوں کہا جائے کہ یہ حرفِ الف ہی ہے کہ شکلاً بھی یہ لکیر الف کی طرح ہے اور لکھا

بھی ویسے ہی جاتا ہے جس طرح الف لکھتے ہیں اسی طرح جو لکیر عرضاً دائیں سے بائیں چوڑائی میں بناتے ہیں اس کا تعلق حرفِ "ب" اور اس کی خطی شکل سے ہے یا یوں کہیئے کہ یہ لکیر حرفِ ب ہی ہے ، پھر یہ بھی جاننا چاہیئے کہ حرف الف کا تعلق عالم ارواح ملاء اعلٰی اور عالمِ بالا سے ہے تمام حروف اسی سے نکلے ہیں اور اسی سے فیض پاتے ہیں یہ تمام حروف کا قطب ہے ، اور حرفِ با کا تعلق عالمِ ناسوت و عالمِ اجسام سے ہے کہ اگر یہ نہ ہوتا تو خلق کا وجود ہی نہ ہوتا لہذا وجودِ خلق اور اس کی بقاء کا تعلق حرف با سے ہے آپ نے دیکھا کہ خدائے قدیر نے قرآنِ مقدس کی ہر سورت کی ابتدا حرف با سے کی حتیٰ کہ سورہ توبہ میں اگرچہ ابتداء میں بسم اللہ نہیں لیکن سورت بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ سے ہی شروع ہے اسی طرح تمام روحوں کو پیدا فرمانے کے بعد جب اللہ رب العزت نے پوچھا تھا الست بربکم کیا میں تمہارا رب نہیں تو بیک وقت تمام روحوں نے جواباً "بلٰی" ہی کہا تھا معلوم ہوا مخلوق کی زبان پر جاری ہونے والا پہلا حرف "با" ہی ہے شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ عارفِ کامل شیخ مدین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے مجھے کوئی چیز ایسی نہ دکھی جس پر حرفِ "ب" نہ لکھا دیکھا حرفِ ب کائنات کی ہر ہر شئے میں سرایت کئے ہوئے ہے پھر حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حرفِ با میں استعانت کی روحانیت ہے کہ کائنات کا وجود اسی پر موقوف ہے پھر ایک مقام پر ارشاد فرمایا کہ "جب آپ ہمارے اہل طریق سے کسی کو حرف کے بارے میں گفتگو کرتے سنیں گے تو وہ

کہے گا فلاں حرف کی لمبائی اتنے گز ہے یا اتنے بالشت ہے اور ایسے ہی چوڑائی بیان کرے گا جیسا کہ حلاج وغیرہ ہیں طول سے مراد عالمِ ارواح میں اس کا یہ فعل ہے اور عرض سے مراد عالم

اجسام میں اس کا یہ فعل ہے یہ مذکورہ مقدار وہ ہے جو اس کے ساتھ امتیاز کرتی ہے اور یہ اصطلاح حلاج وغیرہ کی وضع کردہ اصطلاحات سے ہے اس معنی خیز عبارت میں غور کریں گے تو معلوم ہوگا کہ حرفِ الف کا فعل اور اس کا تعلق عالم ارواح سے بدرجہ اتم اس لئے بھی ہے کہ اس کی شکل طول پر ہے اور یہ لکھنے میں اوپر سے نیچے کو کھینچا جاتا ہے گویا کہ عالم بالا سے روحانیت و فیوضات عالمِ برزخ اور پھر عالمِ ناسوت کی طرف نزول کر رہے ہیں ،ٹھیک اسی طرح حرف "ب" کا فعل اور تعلق عالم اجسام یا عالمِ ناسوت سے اس لئے بھی ہے کہ اس کی خطی شکل عرض یعنی چوڑائی پر ہے اور اس کی لکیر دائیں سے بائیں کھینچنے پر ایک ظرف کی شکل بھی بنتی ہے گویا کہ عالم ارواح سے نازل ہونے والے فیوضات کو اپنے اندر سمیٹ رہا ہو ،جاننا چاہیئے کہ عالم اجسام کو امداد ربانی عالمِ ارواح سے پہنچتی ہے اس لیئے کہ عالمِ ناسوت کی تدبیر عالم ارواح کے سپرد ہے لیکن چونکہ عالمِ ارواح اور عالمِ ناسوت میں ذاتی مباینہ ہے کیوں کہ ارواح بسیط اور اجسام مرکب ہیں ان دونو کو اس لحاظ سے آپس میں کوئی مناسبت نہیں حالانکہ ہم ان دونوں کو آپس میں مرتبط کرنا چاہتے ہیں تاکہ تاثیر و تاثر کا سلسلہ قائم ہو

نقش کی لکیریں عالمِ برزخ میں روحانی ایڈیپٹر ہیں

لہذا نقش کی لکیریں جو عامل کھینچتا ہے وہ محض لکیریں نہیں بناتا بلکہ حروفِ الف و با کے باہم امتزاج سے ایک ایسا آلہ Transcriber یا Adapter تیار کرتا ہے جس کے ذریعہ دو متباین مراتب وو جود کو ایک دوسرے سے جوڑنے کا کام کیا جائے اس واسطے ہم نقش یا تعویذ کی لکیروں کو طولاً و عرضاً بشکلِ حروفِ الف و با اس طرح بناتے ہیں کہ یہ دونوں لکیریں یا دونوں

حروف باہم پیوستہ ہوجاتے ہیں اوران کی پیوستگی سے عالم ارواح اور عالم اجسام کے مابین عالمِ برزخ میں ایک ایسی شکل رونما ہوتی ہے جوروحانی ایڈپیٹر کا کام کرتی ہے یہ فیوضات عالمِ بالا سے لیکر عالمِ ناسوت کو عطاء کرتی ہے اور جاننا چاہئے کہ جس آیت یا اسم یا اس کے اعداد کو نقش میں پر کیا جاتا اس کا تعلق عالم ارواح سے ہوتا ہے اور جس مقصد کے لئے پر کیا جاتا ہے اس مقصد کا تعلق ظاہر ہے عالمِ ناسوت سے ہوتا ہے اور نقش کے خانے عالمِ برزخ میں روحانی ایڈپیٹر کا کام کرتے ہیں، اب ہم سوال کے جواب کی طرف مراجعت کرتے ہیں ، مذکورہ بالا گفتگو کا حاصل ہے کہ نقش کی لکیریں صورتاً بھی حروفِ الف وبا ہیں اور معنوی اعتبار سے بھی بتمام وکمال حروفِ الف وبا ہی ہیں لہذا چند وجوہ سے نقش کی لکیریں بے وضو نہیں بنانا چاہئے اول یہ کہ حروف کہ بارے میں اسمائے الٰہی ہونے کا قول اکثر کتب میں موجود ہے بلکہ حروفِ نورانی کا اسمِ اعظم ہونا ظاہر ہے تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ "حروفِ مقطعات واسمِ اعظم" کا مطالعہ کیجئے دوم یہ کہ ملائے اعلیٰ سے فیوضات حاصل کرنے کے لئے وضو ضروری ہے وضو بندے کو یہ استحقاق فراہم کرتا ہے کہ وہ عالم بالا سے فیض وصول کرسکے لہذا جس طرح بے وضو ہم قرآن نہیں چھوتے نہ نماز قائم کرسکتے ہیں اسی طرح عامل جو امدادِ ربانی کو عالم بالا سے اسماء وآیات قرآنی کے توسط عالم ناسوت میں اتارنے کے لئے جو لکیر کھینچے تو لازمی ہے کہ وہ باوضو ہو، سوم یہ کہ اسماء الٰہی وآیات قرآنی بطورِ حرز لکھے جائیں یا وفق کی شکل میں ان کو باوضو لکھنا ثابت شدہ ہے تو جن لکیروں کے روحانی ایڈپیٹر میں اسماء وآیات یا ان کے اعداد بھرے جائیں ان کو بھی باوضو بنانا لازم ٹھہرا اللہ تعالیٰ مجھے، میرے تمام احباب اور آپ سب کو علم نافع عطاء فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ الکرام واصحابہ اجمعین وبارک وسلم

دعائے مصطفےٰ بعد از سُنّنِ فجر

حضرت سیّدُ نا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنہُمَا فرماتے ہیں ایک مرتبہ شام کے وقت میرے والد گرامی حضرت سیّدُ نا عباس رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنہ نے مجھے بارگاہِ رسالت میں بھیجا، آپ صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری خالہ حضرت سیّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہ تَعَالیٰ عَنہُمَا کے گھر تشریف فرما تھے۔ (میں نے دیکھا کہ) آپ صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات بھر نماز پڑھتے رہے پھر فجر کی سنتوں کے بعد اور فرضوں سے پہلے بارگاہِ خداوندی میں یوں التجا کی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِكَ تَهۡدِیۡ بِهَا قَلۡبِیۡ وَتَجۡمَعُ بِهَا شَمۡلِیۡ وَتَلُمُّ بِهَا شَعۡثِیۡ وَتَرُدُّ بِهَا الۡفِتَنَ عَنِّیۡ وَتُصۡلِحُ بِهَا دِیۡنِیۡ وَتَحۡفَظُ بِهَا غَائِبِیۡ وَتَرۡفَعُ بِهَا شَاهِدِیۡ وَتُزَكِّیۡ بِهَا عَمَلِیۡ وَتُبَیِّضُ بِهَا وَجۡهِیۡ وَتُلۡهِمُنِیۡ بِهَا رُشۡدِیۡ وَتَعۡصِمُنِیۡ بِهَا مِنۡ كُلِّ سُوۡءٍ اَللّٰھُمَّ اَعۡطِنِیۡ اِیۡمَانًا صَادِقًا وَّیَقِیۡنًا لَیۡسَ بَعۡدَهٗ كُفۡرٌ وَّرَحۡمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الۡفَوۡزَ عِنۡدَ الۡقَضَاءِ وَمَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَعَیۡشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصۡرَ عَلَی الۡاَعۡدَاءِ وَمُرَافَقَةَ الۡاَنۡبِیَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَنۡزِلُ بِكَ حَاجَتِیۡ وَاِنۡ

ضَعُفَ رَأْيِيْ وَقَلَّتْ حِيلَتِيْ وَقَصُرَ عَمَلِيْ وَافْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ
فَاَسْئَلُكَ يَا كَافِيَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ
اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ
نِيَّتِيْ وَاُمْنِيَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ
مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْئَلُكَهٗ يَارَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ
وَلَا مُضِلِّيْنَ حَرْبًا لِاَعْدَائِكَ وَسِلْمًا لِاَوْلِيَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ
اَطَاعَكَ مِنْ خَلْقِكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ
اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ
التُّكْلَانُ وَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ذِي الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْئَلُكَ
الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ وَّاَنْتَ
تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ سُبْحٰنَ الَّذِيْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحٰنَ الَّذِيْ

تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحٰنَ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحٰنَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحٰنَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْكَرَمِ سُبْحٰنَ الَّذِيْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ وَنُوْرًا مِّنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَنُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِيْ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا.

یعنی اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! میں تجھ سے ایسی رحمت کا سوال کرتا ہوں جس کی برکت سے میرا دل ہدایت پر قائم کردے، میرے متفرق امور جمع فرما اور میرے معاملات درست فرما۔ مجھ سے فتنے دور فرما۔ میرے دین کی اصلاح فرما میرے باطن کی حفاظت، ظاہر کو بلند اور اعمال کو ستھرا فرما۔ میرا چہرہ روشن فرما۔ نیکی کی ہدایت عطا فرما، ہر برائی سے بچا۔ اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! مجھے ایمان صادق اور یقین (کامل) عطا فرما کہ جس کے بعد کفر نہ ہو اور رحمت عطا فرما جس کے ذریعے میں دونوں جہاں میں تیرے فضل وکرم سے مشرف ہو سکوں۔ یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ! میں تجھ سے موت کے وقت کامیابی، درجاتِ شہدا، سعادت مندوں جیسی زندگی، دشمنوں پر غلبہ اور انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! میں اپنی ضرورت تیرے سامنے پیش کرتا ہوں اگرچہ

میری رائے کمزور، عمل ناقص اور کوشش کوتاہ ہے، میں تیری رحمت کا محتاج ہوں ۔ اے معاملات کو کفایت کرنے اور دلوں کو شفا دینے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو سمندروں کو ملنے سے بچاتا ہے اسی طرح مجھے بھڑکتی آگ کے عذاب، ہلاکت کی آواز اور قبر کی آزمائش سے بچالے۔ اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! جس امرِ خیر میں میری رائے ناقص اور عمل کم ہو یا وہ میری نیت وخواہش میں شامل نہ ہو اور وہ بھلائی تو نے اپنے بندوں میں سے کسی کو دینے کا وعدہ فرمایا ہو یا وہ بھلائی تو اپنے کسی بندے کو عطا کرنے والا ہو تو اس خیر کی طلب مجھے بھی ہے، اے کل عالَم کے پروردگار! میں تجھ سے اس بھلائی کا سوالی ہوں۔ یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ! ہمیں رہنمائی کرنے والا اور ھدایت والا بنا، گمراہ اور گمراہ کن نہ بنا۔ تیرے دشمنوں سے لڑنے اور تیرے دوستوں سے صلح کرنے والا بنا۔ تجھ سے محبت کے سبب تیرے فرمانبردار بندوں سے محبت اور تیرا حکم نہ ماننے والے تیرے دشمنوں سے دشمنی رکھنے والا بنا۔ یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ! یہ دعا قبول فرمانا تیرے ذمۂ کرم پر ہے۔ یہ کوشش ہے اور بھروسا تجھی پر ہے۔ ہم اللہ عَزَّ وَجَلَّ مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔ گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت بلندی وعظمت والے اللہ عَزَّ وَجَلَّ طرف سے ہے۔ اے دینِ متین اور سیدھی راہ کے مالک! میں تجھ سے روزِ جزا امن کا اور ہیشگی کے دن مقربین وشاہدین اور رکوع وسجود کرنے والوں اور وعدہ پورا کرنے والوں کے ساتھ جنت کا سوال کرتا ہوں بے شک تو رحم اور محبت کرنے والا ہے اور تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو صاحبِ عزت ہے اور اس کے سبب ہر ایک پر غالب ہے۔ پاک ہے وہ جو بزرگ ہوا اور اپنے بندوں پر انعام

واکرام فرمایا۔ پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کسی کی پاکی بیان کرنا جائز نہیں۔ پاک ہے وہ جو فضل وانعام فرماتا ہے۔ پاک ہے وہ جو عزت وکرم والا ہے۔ پاک ہے جس کے علم میں ہر شے کا شمار ہے۔ اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! میرے دل میں نور بھر دے، میری قبر کو پر نور کر دے، میری سماعت وبصارت نورانی بنا دے، میرے بال، گوشت، خون اور ہڈیوں میں نور ڈال دے۔ میرے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے نور کر دے۔ اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! میرے نور میں اضافہ فرما، مجھے نور عطا فرما اور مجھے نور بنا دے

کم پیسے میں خوب برکت کا عمل

جس شخص کی آمدنی کم ہو اور خرچ زیادہ رکھتا ہو یا عیال دار ہو یا قرض میں مبتلا ہو تو چاہیے کہ اس دعاء کو جمعہ کے دن علی الصبح کاغذ پر زعفران سے بشکلِ دائرہ تحریر کرے اور اس دائرے کے اندر بسم اللہ الرحمن الرحیم اپنا نام مع والدہ اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل لکھے پھر جمعہ کی اذان اول اور اذان ثانی کے درمیان خواہ گھر پر ہو یا مسجد میں کاغذ کو اپنے سامنے رکھے اور دوزانوں بیٹھ کر ۷۰ مرتبہ دعاء مذکور پڑھے اول آخر کوئی سا درود شریف پڑھ کر کاغذ پر دم کرے اور بحفاظت گھر میں رکھ چھوڑے ان شاء اللہ پہلے ہفتے سے ہی خیر و برکت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا ہمیشہ پڑھتا رہے تا کہ برکت کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہو

اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيْدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا رَحِيْمُ يَا وَدُوْدُ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

ذکر خدا تحفظ کی ضمانت ہے از ہر بلاء وابتلا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (پ28، الجمعہ:10) اسی طرح ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿41﴾ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿42﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿43﴾ اے ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح وشام اس کی پاکی بولو وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔(پ22، الاحزاب: 41 تا 43) اسی طرح حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتمُ المُرسلین، رَحمۃ لِلّعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''کسی بندے نے اللہ عزوجل کے ذکر سے بڑھ کر عذاب سے نجات دلانے والا کوئی عمل نہیں کیا۔'' عرض کیا گیا، ''کیا اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ فرمایا، ''اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں مگر جب کہ لڑتے

لڑتے اس کی تلوار ٹوٹ جائے۔" (طبرانی اوسط، من اسمہ ابراھیم، رقم ۲۲۹۶، ج ۲، ص ۳) معلوم ہوا کہ فلاح پانے، ظلمت سے نور کی طرف نکلنے اور عذابِ الٰہی سے نجات کا صرف اور صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے ذکرِ خدا کہ اس کی بدولت ہم دنیا و آخرت کی ہر سختی ہر بلاء ہر وباء سے نجات حاصل کر سکتے ہیں لہذا ہمہ وقت خود کو ذکرِ قلبی و ذکر لسانی میں مشغول رکھیں فرائض و واجبات کے ساتھ نوافل کی کثرت اور تہجد کا اہتمام کریں، درود شریف کو وردِ زبان اور تلاوت قرآن کو اپنے معمولات کا جزو لاینفک بنا لیں، توبہ و استغفار کو اپنی عادت ثانیہ قرار دیں وما توفیقی الا باللہ

از۔ فقیرِ قادری

سحر الطعام کا روحانی علاج

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

سحر جادو کی قسموں میں ایک قسم سحر الطعام ہے یہ سحر کی قسموں میں سب سے خطرناک قسم ہے کیوں کہ اس میں جادو ماکول و مشروب کے ذریعہ کیا جاتا ہے کھانے پینے کی اشیاء میں جادو یا تسخیر کا عمل کر کے دیا جاتا ہے یا کسی مخصوص شئے پر جادو کر کے کھانے میں شامل کرا دیا جاتا ہے سحر الطعام کبھی جائز مقاصد کے لئے بھی کرتے ہیں جیسے شوہر یا بیوی کے درمیان الفت و محبت کے لئے اور اکثر مقاصد ناجائز ہوتے ہیں جیسے کسی کو اپنے قابو میں کرنا، کسی کو بیمار یا مجنون بنانا، کسی کی زبان بندی کرنا، کسی کو کسی کا مخالف کرنا غرض یہ کہ جس مقصد کے لئے کیا جاتا ہے مسحور پر اسی قسم کا اثر مرتب ہوتا ہے مثلاً کسی کو بیمار کرنے کے لئے کھانے پینے کی چیزوں میں اس قسم کا جادو شامل کر دیا جائے تو ایسا مسحور لا علاج امراض میں گرفتار ہو جاتا شروعاتی دور میں ہی اگر باقائدہ اس کا روحانی کر لیا جائے تو معاملہ رفع دفع ہو جاتا ہے وگرنہ یہ خطرناک صورت اختیار کرتا ہے اور تمام تر علاج و معالجے کے بعد بھی مریض کا شفاء نہیں ملتی اس کی وجہ ہے ہوتی ہے کہ جادو مریض کے رگ و پٹے میں سرایت کر جاتا ہے اور جس طرح جادو کے عوامل پوشیدہ ہوتے ہیں ٹھیک اسی طرح مریض کو ہونے والی بیماری کی وجہ بھی پوشیدہ ہو جاتی ہے لہذا جب ایسا محسوس ہو شک شبہ ہو تو فوراً کسی روحانی معالج سے رابطہ کرنا چاہئے

علاج سحر الطعام

اس سحر کا علاج سورہ والصفات میں موجود ہے روحانی معالج کو چاہئے کہ سورہ والصافات کو از اول تا آخر لکھے اور اس کے ساتھ الحمد شریف آیۃ الکرسی اور اخیر کے تینوں قل یہ سب ایک بڑے کاغذ پر زعفران سے لکھے اور تاکید کریں کہ اس کاغذ کو کسی بڑے کانچ کے ضرف میں ڈال کر اتنا پانی بھرے کے ۷ دن میں وہ پانی روزانہ نہار منھ پی کر ختم کرے اور اس کے ساتھ اسی سورۃ کا نقش مربع اکتالیس عدد لکھے ان میں سے ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالے اور چالیس نقوش پینے کے واسطے دے یہ نقوش سات دن کے بعد شروع کرائیں اس کے ساتھ جلانے کے لئے نقش سیفی لکھ کر دیں کہ مریض روزانہ اپنے چہرے اور پورے جسم پر مل کر آگ میں جلائے ان شاء اللہ سحر الطعام کا خاتمہ ہوگا نقش مربع سورہ والصافات یہ ہے

وفق نمبر ۳۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

۲۶۱۸۸	۲۶۱۹۱	۲۶۱۹۴	۲۶۱۸۱
۲۶۱۹۳	۲۶۱۸۲	۲۶۱۸۷	۲۶۱۹۲
۲۶۱۸۳	۲۶۱۹۶	۲۶۱۸۹	۲۶۱۸۶
۲۶۱۹۰	۲۶۱۸۵	۲۶۱۸۴	۲۶۱۹۵

عزرائیل علیہ السلام — میکائیل علیہ السلام

الملک — ولہ

از فقیر قادری

آسیب کی حاضری والے مریضوں کا علاج

اگر کسی پر آسیب وجنات کی حاضری رکتی نہیں یا کچھ عرصہ رک کر دوبارہ شروع ہو جاتی ہے جیسا کہ میرے احباب میں سے کسی نے بتایا کہ وہ چار پانچ سالوں سے کسی آسیب زدہ لڑکی کا علاج کر رہے ہیں لیکن حاضری بند نہیں ہوئی لہذا کچھ تجویز کیا جائے تو جاننا چاہئے کہ آسیب کے علاج میں عامل کا جو سب سے بڑا ہتھیار ہے وہ اس کی قوتِ ارادی وقوتی نفسانی ہے اور ساتھ ہی عامل کو نفسیات کا بھی کچھ علم ہونا ضروری ہے تاکہ وہ مریض یا مریضہ کے نفسیات کا مطالعہ بھی کرے کیوں کہ حاضری والے مریض محض آسیبی مریض نہیں ہوتے وہ نفسیاتی مریض بھی ہوتے ہیں اس اعتبار سے فقیر کے نزدیک حاضری والے مریض دوطرح کے ہوتے ہیں ان کی یوں درجہ بندی کر سکتے ہیں کر سکتے ہیں

قسم اول: مغلوب از آسیب مع نفسیات

قسم دوم: مغلوب از نفسیات مع آسیب

کبھی آسیب کا اثر زیادہ ہوتا ہے اور نفسیاتی اثر کم ایسے مریضوں کو مکمل آسیب زدہ یا مغلوب از آسیب مع نفسیات کہ سکتے ہیں اور کچھ مریض ایسے ہوتے ہیں جن کو اگرچہ آسیب کا اثر ہوتا ہے لیکن ان پر نفسیاتی اثر کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے تو ایسے مریضوں کو مغلوب از نفسیات مع آسیب کہ سکتے ہیں کیوں کہ ایسے مریض یا مریضہ کو اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ جب تک خود کو آسیبی قوت کے حوالے نہیں کرتے [اس خودسپردگی کی بہت ساری صورتیں ہوسکتی ہیں] ان پر

حاضری نہیں ہوتی اور جب ان کی نفسیات یہ تقاضا کرتی ہے کہ ان پر حاضری ہو یا یہ کہ وہ خود کو آسیب زدہ یا مظلوم اور دوسروں کو ظالم تصور کرتے ہیں اور مفروضہ ظالم یا ظلم پر قابو پانے کی کوئی صورت انہیں نہیں دکھتی تو اچانک ان پر آسیب کی حاضری شروع ہو جاتی ہے ہم یہاں یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایسے مریض آسیب کی حاضری کا ڈھونگ کرتے ہیں ہاں کچھ ضرور کرتے ہیں لیکن یہاں وہ معاملہ خارج از بحث ہے بات دراصل یہ ہے کہ آسیب زدہ ہر دو قسم کے مریضو کا نفس مغلوب ہوتا ہے لیکن قسم اول کا زیادہ اور قسم دوم کا کم اس لئے قسم اول یعنی مغلوب از آسیب مع نفسیات پر حاضری کے لئے آسیب کو مریض کی مرضی یا خواہش کی حاجت نہیں ہوتی کیوں کہ ایسے مریضوں کا نفس فاعل نہیں رہ جاتا کہ اپنا دفاع کرے وہ مطلق مفعول ہو جاتا ہے اور آسیب جب چاہے جس طرح چاہے ان پر سوار ہو جاتے ہیں برخلاف اس کے قسم دوم یعنی مغلوب از نفسیات مع آسیب کا نفس مفعول ہونے کے ساتھ قدرے فاعل بھی ہوتا ہے کہ اگر چاہے تو اپنی فاعل نفس کہ ذریعہ قوتِ مدافعت کو حرکت دے اور آسیب کی حاضری نا ہونے دے اور ایسا اکثر ہوتا بھی ہے لیکن مریض کو اس بات کا شعور نہیں وہ لاشعوری طور پر ہی سہی لیکن اس کی قدرت رکھتا ہے، ظاہر ہے ان باتوں کا علم نا تو مریض کو ہوتا ہے اور نا اکثر جھاڑ پھونک کرنے والے معالج کو ، لہذا ایسے مریضوں کی حاضری ممکن ہے سالہا سال محض نفسیاتی مسائل کی وجہ سے جاری رہے کیوں کہ یہاں معالج کی توجہ صرف حاضری پر ہوتی ہے حاضری کی نفسیات یا نفسیاتی وجوہات پر نہیں، پھر یہ کہ ہر کسی کی نفسیات جدا جدا ہوتی ہے اس وجہ سے حاضری کی وجہ بھی مختلف ہوں گی معالج کو چاہئے کہ سب سے پہلے نفسیاتی وجہ تلاش کرے

مریض یا مریضہ سے از اول تا آخر مکمل روداد سنے اور اسے یہ یقین دلائے کہ اس کہ پاس اللہ کے فضل سے اس کی ہر پریشانی کا حل موجود ہے جب مریض کو معالج پر یقین پختہ ہوگا تو وہ اپنے دل میں چھپے ہر ایک بات کو معالج کے سامنے بیان کرنا شروع کر دے گا مثلاً اس کے گھر والے اس پر فلاں فلاں پابندی عائد کرتے ہیں یا اسے کسی سے عشق ہے اور وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے غرض کہ اور بھی سینکڑوں وجوہات الگ الگ مریضوں کے ہوں گے، ممکن ہے مریض یہ سب خود سے نا کہے تو معالج کو چاہئے کہ اس کے اہل خانہ سے مکمل تفصیل حاصل کرے اور قرینے سے مسئلے کی تہ تک جائے اور پھر اُس نفسیات کے مناسبِ حال انذار و تبشیر مریض کو کرے یا اس کے اہل خانہ سے کرائے اور اہل خانہ کو بھی تلقین کریں کہ مریض پر حاضری کے وقت اسے گھیر کر نا بیٹھ جائیں اور جاہلانہ سوال مثلاً تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کس نے بھیجا ہے وغیرہ وغیرہ ہرگز نا کریں بلکہ اس وقت اہل خانہ کا رویہ مریض کے لئے نارمل ہونا چاہئے نا مریض کی حرکتوں سے پریشان ہو کر اسے برا بھلا کہنا شروع کر دیں اور نا ہی مریض سے سوالات کر کے اس پر چڑھے آسیب کو اہمیت دیں بلکہ مریض کو اس کی ظاہری حالت کی ابتری کا احساس دلائیں اور اس وجہ سے اس کے یا اس کے بچوں کی مستقبل کو جو خطرہ لاحق ہے وہ بتائیں تاکہ مریض شفایابی کے لئے اپنی قوتِ مدافعت کو بروئے کار لائے اور علاج کے لئے مکمل طور پر تیار ہو جائے کہ جب تک یہ نا ہوگا ایسے مریضوں کا علاج شروع کرنا نا کرنا برابر ہے ، اور قسم اول یعنی مغلوب از آسیب مع نفسیات کے علاج میں محض روحانی علاج پر توجہ رہے کیوں کہ اس قسم کے مریض اکثر مخبوط الحواس ہوتے ہیں ان کا ذہن ماوف ہو جاتا ہے بات کہاں سے

کہاں پہنچی اب آیئے حاضری والے مریضوں کا طریقہ علاج جانتے ہیں ایک طریقہ تو الاوفاق قسط دوم میں شائع کر چکا اس میں جو نکات میں نے دفع آسیب کے بتائے ہیں وہی ہر جگہ ملحوظ رکھنا ہے خواہ نقوش و تعویذات اور گنڈے یا غسل و چراغ اور پلیتے انواع اقسام کے ہوں ، یہاں چند دیگر نسخہ جات لکھے دیتا ہوں

گنڈہ برائے آسیب

مریض کے قد کے برابر ۲۱ تار کچا سفید رنگ کا ناپ لیں پھر انہیں ہلدی کے پانی سے رنگ لیں بعدہ اس پر ۲۱ گرہیں لگانی ہے ہر گرہ پر ۷ مرتبہ سورہ مزمل شریف پڑھ کر دم کرنا ہے یہ گنڈہ مریض کے گلے میں یا کمر میں ڈلوا دیں اور تاکید کر دیں کہ جب تک مکمل افاقہ نہیں ہوتا اس کو نہیں کھولنا ہے

نقش برائے آسیب

آیۃ الکرسی شریف کا نقش مثمن حرفی نقش اس طرح لکھیں کہ اس کے اطراف میں حرزِ ابو دجانہ ہو یہ گلے میں ڈالیں اور دونو بازو پر باندھنے کے لئے آیت قطب و آیت غوث کے نقوش مثمن یا مربع لکھ کر دیں اور تاکید کر دیں کہ یہ نقوش پانی سے خراب نہ ہونے پائے لہذا غسل کے وقت اتار دیں بعد غسل فوراً ڈال لیں

پینے والے تعویذات

اس واسطے سورہ بقرہ یا سورہ جن یا جو بھی آپ کے معمول کا نقش دفع آسیب کے لئے ہو زعفران سے لکھ کر پینے کے لئے لازمی طور پر دیا جائے

چراغ وپلیتہ

نقش سورہ جن مع عزیمت بطورِپلیتہ مریض کے پہنے ہوئے پاک کپڑے میں لپیٹ کر کورے مٹی کے چراغ میں کم از کم ۱۴ دن جلوائیں اس پلیتے میں مریض کے سر کا بال بھی شامل کریں

غسلِ شفاء از آسیب

بیری کے سات پتوں والا غسل مسلسل ۱۴ دنوں تک کرائیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ سات تازہ پتوں کو دو پتھروں سے کچل کر ایک پیالے میں پانی بھر کر ڈالیں اور بیر کی شاخ سے اس پانی کو جنبش دیتے ہوئے الحمد شریف چہار قل وآیۃ الکرسی پڑھیں بعدہ اس پانی کو زیادہ پانی میں ملا کر مریض کو غسل کرائیں

نیلا کپڑا سرسو تیل

اگر بیر کے پتے دستیاب نہ ہوں تو اس طرح کریں کہ سرسو تیل اور نیلے کپڑے پر ایک سو دس مرتبہ نادعلی شریف پڑھ کر دم کریں اور مریض کو سر سے لیکر پاوں تک تیل لگا کر ایک گھنٹہ کا وقفہ دیں پھر نیلے کپڑے سے تیل پونچھ کر کپڑے کو جلا دیں اور مریض غسل کر لے یہ بھی مسلسل ۱۴ دن کم از کرانا ہے

صدقہ برائے دفع آسیب

ایسے مریضوں کے علاج میں صدقہ ایک اہم کردار ادا کرتا ہے اور اس سے مرض کی سختی میں بہت جلد کمی واقع ہوتی ہے صدقات بہت سارے ہیں ان میں عمدہ وآسان صدقہ بکرے کا ہے

چاہیئے کہ بروز منگل ایک تندرست بکرا لے کر مریض یا مریضہ کے گرد سات مرتبہ بہ نیت صدقہ پھرائے اور اس طرح کے ایک چکر میں تیسرا کلمہ الا باللہ تک پڑھیں کل سات مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھا جائے گا اور سات چکر مکمل ہوں گے، اس بکرے کو کسی مدرسے میں دے دیں یا اسے ذبح کرا کے اس کا گوشت غریبوں میں تقسیم کرائیں یہ صدقہ سات، پانچ، تین یا کم از کم ایک مرتبہ ضرور کرنا چاہیئے اگر کوئی بکرا صدقہ کرنے کی حیثیت نہیں رکھتا تو مرغ کا صدقہ مذکورہ بالا طریقے سے سات منگل کرے ہاں مرغ کو اٹھا کر مریض کے سر پر سات مرتبہ اور تیسرا کلمہ پڑھے اگر مریض بھی ساتھ میں پڑھے تو پڑھ سکتا ہے بلکہ ایسے مریضوں کو تیسرے کلمے کی خوب کثرت کرائیں لاتعداد ہر وقت پڑھنے کی تلقین کی جائے

نقش سورہ جن

وفق نمبر ۳۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

الحق — قولہ

۱۵۱۵۸	۱۵۱۶۱	۱۵۱۶۴	۱۵۱۵۰
۱۵۱۶۳	۱۵۱۵۱	۱۵۱۵۷	۱۵۱۶۲
۱۵۱۵۲	۱۵۱۶۶	۱۵۱۵۹	۱۵۱۵۶
۱۵۱۶۰	۱۵۱۵۵	۱۵۱۵۳	۱۵۱۶۵

میکائیل علیہ السلام — عزرائیل علیہ السلام

[illegible]

نقش سورۃ البقرہ

وفق نمبر ۳۰۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جبرائیل علیہ السلام

قولہ الحق

میکائیل علیہ السلام — عزرائیل علیہ السلام

۲۳۶۹۰۲	۲۳۶۹۰۵	۲۳۶۹۰۸	۲۳۶۸۹۴
۲۳۶۹۰۷	۲۳۶۸۹۵	۲۳۶۹۰۱	۲۳۶۹۰۶
۲۳۶۸۹۶	۲۳۶۹۱۰	۲۳۶۹۰۳	۲۳۶۹۰۰
۲۳۶۹۰۴	۲۳۶۸۹۹	۲۳۶۸۹۷	۲۳۶۹۰۹

ولہ الملک — یوم

اسرافیل علیہ السلام

از صوفی محمد عمران رضوی القادری

موکل بھیجنے کا آسان طریقہ

دنیائے عملیات میں موکل بھیجنے کا علم ہمیشہ سے کشش کا باعث رہا ہے لوگ عاملین سے گذارش بھی کرتے ہیں کہ آپ موکل بھیج دیجئے لیکن زیادہ تر عاملین کے تابع کوئی موکل نہیں ہوتا اگرچہ اس سے ان کے عامل ہونے میں کچھ فرق نہیں پڑتا کہ روحانی علاج کے سینکڑوں طریق ہیں جن میں موکل وجنات کا تابع کرنا کچھ ضروری نہیں لیکن بسا اوقات عامل کو بھی خواہش ہوتی ہے کہ اگر کوئی موکل اس کے تابع ہوتا تو اس سے وہ مختلف کاموں میں مدد لے سکتا اور بعض دفعہ کچھ ایسی صورت پیدا ہوتی ہے کہ معاملہ دور سے کرنا ہوتا ہے تو اس صورت حال میں علم جفر کے طریق پر موکلین کا استخراج کر کے مطلوب پر مسلط کیا جا سکتا ہے اس کے بہت سارے طریقے ہیں ان میں ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ اعداد طالب ومطلوب مع والدہ کو مقصد کے عدد میں جمع کریں اور کل اعداد کا ستنطاقِ حرفی کریں اور مآت کو عشرات پر مقدم کریں جو حرف بنیں ان کے اخیر میں کلمہ ایل کا اضافہ کریں یہ عمل کا موکل بنا اب کل اعداد کو نقش مثلث میں بلا کسی تفریق ونقصان وزیادت کے بعینہٖ منسوب بہ مقصود خانہ میں رکھ کر معروف رفتار سے نقش پر کرلیں اب سطرِ نقش یعنی تین خانوں کے اعداد جوڑ لیں اور ان کو حسبِ سابق استنطاقِ حرفی کر کے موکل بنالیں یہ ملکِ اعظم اس عمل پیدا ہوگا اور اسی عدد کا اسم اعظم نکال لیں کوشش کریں کہ اسم مقصد کے موافق ہو ورنہ کم از کم عدد کے مطابق ضرور ہو پھر ان دو اسمائے موکلین سے عزیمت تیار کریں اور نقش کی نیچے یا پیچھے لکھ دیں اور کتان کے کپڑے میں لپیٹ کر پلیتہ بنا

پس اب مناسب ساعت میں عمدہ بخور روشن کریں اور حصار کریں اور مٹی کے کورے چراغ میں تل کا تیل دال کر پلیتہ روشن کریں اور ایک سو گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر نقش کے خانہ اول کے اعداد کے مطابق عزیمت پڑھیں ان شاء اللہ موکل اسی روز مطلوب پر مسلط ہوگا یہ عمل حد سے حد نو دنوں کا ہے ہر روز پلیتہ جلانا ہے اور خانہائے مثلث کے اعداد کے مطابق عزیمت پرھتے جانا ہے واضح رہے کہ اس عمل میں موکل کا تسلط مطلوب پر دائمی طور پر نہیں ہوتا ہے بلکہ مدت مقررہ پر اثر جاتا رہتا ہے لہذا اس عمل سے وہاں کام لینا زیادہ مناسب ہے جہاں معاملہ وقتی تسخیر کا ہو مثلاً کسی افسر یا حاکم سے کام نکلوانا ہو یا اپنا قرض واپس لینا ہو یا اس طرح کے دوسرے معاملات جس میں کام ہونے کے بعد مزید تسخیر کی حاجت نہیں رہتی یہاں میں مثال دے کر عمل و نقش سمجھا دوں تاکہ احباب کو مزید آسانی ہو مثلاً زید طالب ہے ہندہ مطلوب ہے اور مقصد حب تو ان کے کل اعداد ۹۵ ہوئے اس کا استنطاقِ حرفی کیا ص ھ کلمہ ایل کا اضافہ کیا موکل بنا صھائیل اب ۹۵ کو مثلث میں بنا کسی کمی زیادتی کے بعینہ خانہ اول میں رکھ کر پر کیا اس طرح

وفق نمبر ۳۰۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ الحق

۹۶	۱۰۳	۹۸
۱۰۱	۹۹	۹۷
۱۰۰	۹۵	۱۰۲

عزرائیل علیہ السلام
میکائیل علیہ السلام



ایک سطر کے اعداد لئے تو ۲۹۷ ہوئے ان کا اسم اعظم بنایا جو کہ یا ودود یا واحد یا رحیم بنا

پھر ۲۹۷ کو استنطاقِ حرفی کیا رص زکلمہ ایل کا اضافہ کیا موکل بنا رصزائیل یہ عمل کا ملکِ اعظم

ہوا اب عزیمت اس طرح بنائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم عزمت علیکم یا صھائیل یا رصزائیل سلط علی ہندہ بحق یا ودود یا

واحد یا رحیم العجل الساعۃ الوحا

یہ عزیمت نقش کے نیچے بھی لکھنا ہے وہاں بسم اللہ کی جگہ اوپر ۷۸۶ لکھیں اس طریقے

سے کسی بھی شخص پر موکل مسلط کرایا جا سکتا ہے اور ہمیشہ جائز مقاصد کے لئے کرنا چاہئے اگر

مقصد ناجائز وحرام ہوگا تو کرنے وال خود ہی بلاوں میں گرفتار ہوگائے گا اللہ تعالی ہم سب کو علم

نافع عطاء فرمائے آمین

اوراد و وظائف کی مداومت ازحد ضروری ہے

صوفیا فرماتے ہیں جو کسی ورد کا عامل نہیں اسے واردات سے محرومی ہوگی یہی وجہ ہے کہ صوفی اپنے ورد کا پابند ہوتا ہے کیوں کہ جس سے حضر اور صحت اور جوانی میں کوئی ورد قضاء ہو جائے تو سمجھو کہ وہ محروم اور اللہ سے بعید اور رسوا شدہ انسان ہے مگر بیماری سفر بڑھاپا موت وغیرہ مستثنی ہیں کہ ان اوقات میں اگر قضاء ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ، جو کسی ورد کا عامل ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اس پر مداومت کرے اگر کسی مجبوری سے فوت ہو جائے تو اس کی قضاء کرے یعنی اس کو پورا کرے اگر چہ ہفتہ کے بعد سہی یہی وجہ ہے کہ صوفیائے کرام سے تہجد قضاء ہو جائے تو اس کی قضاء پوری کرتے ہیں اگر چہ تہجد فرائض میں سے نہیں اس میں راز یہ ہے کہ اوراد ہوں یا کوئی اور اعمال صالحہ ان کی ادائیگی صفات باطنیہ کو جلا بخشتی ہیں اور قلب کے رذائل جڑ سے اکھڑ جاتے ہیں پھر احاد اعمال سے اس کے اثرات مرتب نہیں ہوتے البتہ ان کے آثار کا ترتب مجموعہ اعمال سے ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب عمل اول کا اثر ہوا تو اس کے بعد ثانی وثالث سے اثر پڑے گا لیکن جب وہ راستہ میں منقطع ہو گیا تو پچھلے آثار بھی مٹ جاتے ہیں جیسے کھیت میں پانی مسلسل چلے تو پہنچتا ہے ورنہ راستہ میں گم ہو کر کھیت خشک رہ جاتا ہے اور حدیث میں بھی فرمایا کہ اللہ کے ہاں محبوب ترین اعمال وہ ہیں جن پر مداومت ہو اعمال پر مداومت میں ایک راز یہ بھی ہے کہ نفس اس عمل کا عادی بن جاتا ہے اس سبب سے وہ اس عمل کی طرف راغب ہو کر متوجہ الی اللہ ہو جاتا ہے اس وجہ سے اولیاء کرام وصوفیاء عظام جس طرح فرائض کے ترک کو برا سمجھتے ہیں ایسے ہی مستحبات یعنی اوراد و وظائف کے ترک کو برا محسوس کرتے ہیں ورد و

وظائف حقوق ربانیہ سے ہے اور اس طرح سے نفس تابع حق ہوتا ہے اور ایسے طریقے سے بندہ مولی سے مل سکتا ہے ورد کی پابندی سے مراتب وافر و کاثر نصیب ہوں گے جس سے جتنے اوراد و وظائف ناغہ ہو جائیں گے اسی قدر اس کے مراتب و درجات کم ہوں گے اس لئے بہشت کے ثواب کا ترتب انہی اعمال یعنی اوراد و وظائف پر تھا لیکن یہ نکتہ وہ سمجھتے ہیں جنہیں عقل و دانش سے کچھ حصہ نصیب ہے اللہ تعالی اپنے بندے کے ذکر الہی سے خوش ہوتا ہے بلکہ اِس کا اُس سے مطالبہ کرتا ہے اور یہ حق عبودیت بھی ہے اگر چہ اس میں بندہ ذکر کر کے عوض کا طالب ہوتا ہے اور وہ غلطی ہے لیکن ثواب سے محروم بھی نہیں ہوتا اور حقیقی ذکر یہی ہے کہ وہ صرف اس کی رضا جوئی پر اس کا ذکر کرے غور کیجئے کہ وہ مطلوب ہو کر ذکر کا طالب ہے بنا بریں بندے کو ذکر و فکر و عمل اور اوراد و وظائف میں دلچسپی ضروری ہے اور اسی لئے بزرگوں کا فرمان ہے کہ سالک کو طالب الاستقامۃ ہونا چاہیئے نہ کہ طالب الکرامۃ اگر چہ کمینہ خصلت کرامت سے خوش ہو کر اسی کا طالب ہوتا ہے اور مولا تعالی بندے سے استقامت کا طالب ہے اب بندہ خود انصاف کرے کہ مطالبہ حق کا ادا کرنا ضروری ہے یا نفس کا؟

[تفسیر روح البیان]

از صوفی محمد عمران رضوی القادری

درود تسخیر کا عمل اور نقش

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ وَ اَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ وَاَسْئَلُكَ بِالصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالسَّخَاوَةِ وَمَعْدِنِ الْاَخْلَاقِ وَالْمَرَوَّةِ وَمَعْدِنِ الْاَلْطَافِ وَالْمُوَدَّةِ وَمَعْدِنِ التَّسْخِیْرِ وَالْمُحَبَّةِ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمَحْبُوْبِیْنَ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ وَ اَلِّفْ بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ كَمَا سَخَّرْتَ وَ اَلَّفْتَ بَیْنَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ

خاصیت: یہ تسخیرِ خلق کے واسطے عمدہ ہے جو شخص روزانہ ۷ امرتبہ اس کا ورد رکھے گا وہ مخلوقِ خدا کے سامنے محترم ہوگا ہر کوئی عزت وتوقیر سے پیش آئے گا، محبت وتسخیر کے واسطے اگر کسی کو شیرنی پر دم کر کے کھلائے تو وہ والا وشیدا ہو، ایک سو گیارہ ۱۱۱ مرتبہ عطر پر دم کر کے رکھ لے اور وقتِ ضرورت استعمال کرے زبردست تسخیر ہوگی حتیٰ کہ ملائکہ اور اجنّہ بھی اس کے عامل سے دوستی کرتے ہیں پابندی شرط ہے

عمل میں لانے کا طریقہ: درود تسخیر کو عمل میں لانے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ بعد نمازعشاء گیارہ دنوں میں ۳۴۵۰ تین ہزار چار سو پچاس مرتبہ پڑھ کر ختم کریں ۳۱۳ تین سو تیرہ مرتبہ ہر روز پڑھیں آخری دن ۳۲۰ تین سو بیس مرتبہ پڑھ کر تین ہزار چار سو پچاس

۳۴۵۰ کی تعداد مکمل کریں روزانہ پڑھائی کے وقت عمدہ قسم کا عطر حنا، لوبان اور شکر پر دم کرتے رہیں اور روزانہ ہی ان تینوں اشیاء کو استعمال بھی کریں عطر نمازوں سے قبل لگائیں لوبان کی صبح وشام حجرے یا مکان میں دھونی دی جائے اور شکر چائے یا شربت میں روزانہ استعمال کی جائے دوسروں کو بھی کرائے تو حرج نہیں بعدہ ۱۷ مرتبہ روزانہ ورد میں رکھیں جب حب وتسخیر کے واسطے کسی کو پڑھ کر دینا ہو تو مذکورہ تین چیزوں پر یا کسی ایک پر ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر دیں امام صاحبان اور دینی امور میں لگے ہوئے احباب کے لئے بہترین آسان عملِ تسخیر ہے

نقش درود تسخیر مع آیت مخصوص

وفق نمبر ۳۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

۳۳۶۴	۳۳۷۷	۳۳۷۴	۳۳۷۱
۳۳۷۵	۳۳۷۰	۳۳۶۵	۳۳۷۶
۳۳۶۹	۳۳۷۲	۳۳۷۹	۳۳۶۶
۳۳۷۸	۳۳۶۷	۳۳۶۸	۳۳۷۳

عزرائیل علیہ السلام

میکائیل علیہ السلام

از صوفی محمد عمران رضوی القادری

اَنوارِ اَسماءِ حسنیٰ

شرح، خواص، وظائف، نقوش و عملیات

شرح اسمِ اعظم یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

غوث الثقلین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اسم اللہ کے متعلق فرمایا کہ یہ اسم اعظم ہے بشرطیکہ جب بندہ اللہ کہے تو ماسوی اللہ کے اس کے دل میں کسی کا خیال نہ آئے، فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت بغیر کسی عدد کے ہے وہ واحدِ عددی نہیں بلکہ واحدِ حقیقی ہے اس کی صفات مخلوق کی صفات سے بالکل جداگانہ ہیں اس کے کسی بھی صفت کی حد اور حقیقت تک کسی کی رسائی نہیں اگر رسائی کر لے تو یہ صفات محدود و مثالی ہو جائیں گی اور یہ امر محال ہے کیوں کہ اس کی ذات وصفات غیر محدود اور غیر مثالی ہے شیخ ابوالعباس امام احمد بونی رحمہ اللہ نے فرمایا یہی اسم اعظم ہے جس کے ساتھ دعاء کی جائے تو فوراً قبول ہو جو مانگا جائے وہ عطاء ہو اسی سبب سے اس کے قوائے ظاہری اسم مجیب کی جانب اشارہ کرتے ہیں اور یہی پہلا اسم تمام اسماء کا مظہر ہے جو جامع حقائق اور مشتمل بر دقائق ہے

اسم جلالت کی شرح میں امام غزالی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ اس موجودِ حق کا نام ہے جو صفات الہیہ کا جامع، اوصافِ ربوبیت سے موصوف ہے اس کے سوا کوئی موجود وجود بذاتہ کا مستحق نہیں

ہے اور ہر موجود نے اسی سے وجود حاصل کیا ہے "فکل موجود ھالک الا وجھہ" ہر موجود اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا فانی ہے ٹھیک بات یہ ہے کہ یہ اسم اس معنی پر دلالت کرنے کے لئے اسماء علام کا کام دے رہا ہے اور اس کے اشتقاق اور تعریف کے متعلق جو بعض نے لکھا ہے محض تکلف و تعسف ہے

امام محمد یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمہ اللہ نے بھی اس کی شرح امام غزالی رحمہ اللہ کے طرز پر کی ہے فرمایا یہ نام موجودِ حق کا ہے جو تمام خدائی صفات کا جامع ہے صفاتِ ربوبیت سے جسے موصوف مانا جاتا ہے جو وجودِ حقیقی سے مخصوص ہے اس کے علاوہ کوئی مخلوق وجودِ ذاتی کی مستحق نہیں اسی سے وجود حاصل کرتی ہے سو اپنی ذات کے لحاظ سے معدوم اور اللہ سے قریب ہونے کی وجہ سے موجود، اس کی ذات کے سوا ہر موجود کے لئے ہلاکت ہے صحیح تر یہ ہے اس معنی پر اسی لئے دلالت کرتا ہے یہ ننانوے اسماء میں سب سے بڑا ہے کیوں کہ یہ اس ذات پر دلالت کرتا ہے جو تمام صفاتِ خداوندی کو جامع ہے یہاں تک کہ کوئی صفت باہر نہیں رہتی اور اس کے لئے تمام ناموں میں مخصوص تر ہے کیوں کہ کوئی بھی اسے اللہ کے سوا کسی کے لئے نہ حقیقی معنی مین بولتا ہے نہ مجازی میں اور بندے کا اس معنی سے متصف ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا مثلاً قادر، علیم، رحیم کہ بندہ ان سے موصوف ہوسکتا ہے

ننانوے اسماء میں اسم اللہ اسمِ اعظم اور شان وفضیلت میں افضل و اعلیٰ ہے اس لئے کہ وہ ذات پر دلالت کرتا ہے اور وہی جمیع صفات کا جامع ہے اور کوئی صفت بھی اس سے خارج نہیں ہوتی بخلاف باقی اسماء کے ان میں یہ جامعیت نہیں بلکہ وہ اپنے اپنے معنی پر دلالت کرتے ہیں

مثلاً علیم علم پر قدیر قدرت پر وغیرہ وغیرہ لفظ اللہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے اس لئے کے سوائے اس کے اور کسی پر اس کا اطلاق جائز نہیں نہ حقیقتاً نہ حکماً بخلاف باقی اسماء کے ان کا اطلاق غیر اللہ پر جائز ہے مثلاً قادر علیم رحیم وغیرہ تمام صفاتی اسماء مشتق ہیں سوائے اسم اللہ کے کہ وہ کسی سے مشتق نہیں یہی ہم صوفیا کا اور اکثر علماء شرع کا مذہب ہے اس لئے کہ اللہ اسم ذات ہے پھر جیسے ذات مخلوق کی کسی شئے سے پیدا نہیں ایسے ہی اس کا اسم بھی کسی شئے سے مشتق نہیں اس لئے کہ تمام اشیاء مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ مخلوق کی ہر شئے سے مستغنی بلکہ ان سب کا خالق ہے، اسمائے صفاتی بھی تو بعض ذاتی صفات سے مشتق اور وہ غیر مخلوق ہیں لہذا صفاتِ باری تعالیٰ بھی غیر مخلوق ہیں پھر وہ مخلوق کی اشیاء سے کیسے مشتق ہیں امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ باری تعالیٰ کے اس مبارک اسم میں کوئی تغیر اشتقاقیہ کو دخل نہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہے اسی طرح اس کے ذاتی اسم میں بھی کوئی تغیر نہیں ہونا چاہیئے امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے فرمایا اسم "اللہ" کی خاصیت یہ ہے کہ یہ اللہ رب العزت کے ساتھ خاص ہے اور تمام مخلوق کا اس بات پر اتفاق ہے اسم "اللہ" صرف باری تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے اور کسی پر نہیں بولا جاتا، اس کے علاوہ

علامہ تفتازانی تفسیرِ کشاف کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں فہم و ادراک حیران ہیں اسی طرح اس کی ذات پر دلالت کرنے والے اسم علم کے ادراک میں بھی حیران ہیں کہ نہ معلوم وہ اسم ہے یا صفت، مشتق ہے یا غیر مشتق علم ہے یا غیر علم

[تفسیر روح البیان]

اسم جلالت کی سب سے بڑی خاصیت ہے کہ کلمہ شہادت میں یہی وہ کلمہ ہے جس کے سبب ایک کافر کفر سے نکل کر اسلام میں داخل ہوتا اگر اشھد ان لا الہ الا الرحمن یا الا الرحیم غرضیکہ اسم جلالت کو چھوڑ کر کسی بھی صفاتی نام کے ساتھ توحید الہی کی شہادت دے کفر سے نہیں نکل پائے گا اور دینِ اسلام میں داخل نہ ہو سکے گا نہ ہی مسلمان کہلائے گا لیکن اشھد ان لا الہ الا اللہ کے ساتھ گواہی دے تو کفر سے خارج ہو جائے گا یہ اس بات کی دلیل ہے اسم "اللہ" خدائے تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے

اسم جلالت "اللہ" کی خاصیت بھی ہے کہ اس کے حروف میں سے کوئی حرف کم کرتے جائیں تو پھر بھی یہ یہ لفظ ذاتِ باری تعالی پر ہی دلالت کریں گے جیسے اسم اللہ سے ہمزہ] الف [گرا دیا تو "للہ" بن جائے گا جس کے معنی ہے ہر چیز اللہ کی ہے اور یہ لفظ للہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ قرآن مقدس میں فرمایا

وللہ الآسماء الحسنی فادعوہ بھا کہیں فرمایا وللہ جنود السمٰوت والارض اور کہیں ارشاد ہوا وللہ خزآئن السمٰوت والارض پھر آگے لفظ "للہ" سے پہلا لام حذف کیا جائے لفظ "لہ" رہ جائے گا جس کا مطلب ہے سب کچھ اسی کا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہی بولا جاتا ہے قرآن حکیم میں فرمایا لہ مقالید السموات والارض اور کہیں ارشاد فرمایا لہ الملک ولہ الحمد اسی طرح لفظ "لہ" کا لام بھی حذف کر دیا جائے تو حرف "ہ" رہ جاتا ہے جس کا مطلب ہے وہی ایک ذات تو لازم ہے کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی دلالت کرے جیسے فرمایا ھو اللہ احد اور ھو الحی القیوم لا الہ الا ھو تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے "ہ" کے تعلق سے فرمایا کہ "ہ" دراصل ضمیر منفصل ھو

ہے اور ضمیر متصل میں واو گر جاتی ہے کیوں کہ واو زائد ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس تثنیہ اور جمع میں واو ساقط ہو جاتی ہے جیسا کہ ھما یعنی وہ دو مرد اور ھم وہ تمام مرد میں واو ساقط ہو چکی ہے اور یاد رہے کہ یہ خصوصیت صرف اسم "اللہ" کی الفاظ اور حروف کے اعتبار سے تھی اور معنوی اعتبار سے بھی اسے یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ اسم ذات باری تعالیٰ کی تمام صفات کا جامع ہے چنانچہ اگر کوئی یا رحمن یا رحیم کہ کر دعاء کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی صرف صفت رحمت کا ذکر کر کے دعاء کرے گا اس صفت کے مقابل صفت قھار رہ جائے گی اور یا غفور کہ کر دعاء کرے گا تو صفت منتقم رہ جائے گی اسی طرح اگر یا علیم کہ کر دعاء کرے گا تو صفتِ علم کا ذکر ہوگا اور صفتِ قدرت رہ جائے گی غرضیکہ جس کسی صفت کے ساتھ دعاء کرے گا تو دوسری صفات رہ جائیں گی لیکن جب کوئی شخص یا اللہ کر کر دعاء کرے گا تو اس میں تمام صفات آ جائیں گی کیوں کہ یہ اسم جلالت تمام صفاتِ کمالیہ کا جامع ہے [تفسیر کبیر] امام فخر الدین رازی کے اس نکتہ کو دیکھنے کے بعد فقیرِ قادری کو معاً خیال آیا کہ سبحان اللہ ہمارے مشائخ حضراتِ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ہم تک جو مخصوص وظائف پہنچے ان میں سب سے زیادہ مشہور اور پڑھا جانے والا وظیفہ پنجِ گنج قادری ہے جس میں ہر پانچ اسمائے صفاتی جلالی و جمالی سے ساتھ اسمِ جلالت کا لاحقہ بھی ہے اور میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ اسمِ جلالت کے اس خوبصورت لاحقے نے ہی ان پانچ صفاتی اسماء کو پنجِ گنج بنایا ہے

نکتہ لطیف اللہ اللہ: حدیث شریف میں فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ زمین پر اللہ اللہ ہوتا رہے گا، لفظ اللہ کو دو بار کہنے کا نکتہ شیخ صدر الدین قونوی قدس سرہ بیان

فرماتے ہیں کہ یہاں ذکرصرف لسانی مطلوب نہیں بلکہ حقیقی مقصود ہے ورنہ برزبان اللہ اللہ و درِ دل گاؤخر کی تو بہتان ہوگی اس سے ثابت ہواکہ دنیا اولیاء اللہ کے دم سے قائم ہے کیوں کہ حقیقی ذاکر وہی ہیں اس لئے کے اللہ والے ہی اس اسمِ اعظم جو کہ جمیع کمالات اور جمیع صفات کا جامع ہے کو حقیقی طور پر یاد کرتے ہیں اوراس اسمِ اعظم یعنی اسم اللہ کو جو جانتا ہے تو سمجھو کہ وہ جمیع اسماء کو جانتا ہے اوراس کو معرفتِ حق بطورِ اتم واکمل حاصل ہے اور یہ قائدہ اپنے مقام پر ثابت ہے کہ معرفت رکھنے والا تمام مخلوق سے کامل ترین ہر زمانہ میں موجود ہوتا ہے وہی اللہ کا خلیفہ اور اس زمانہ کا ولی کامل ہوتا ہے حدیث شریف میں فرمایا کہ جب تک دنیا میں انسانِ کامل ہوگا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی اس میں اشارہ ہے کہ معنوی طور پر وہی عبدِ کامل دنیا کا ستون اور وہی دنیا کو قائم رکھنے والا ہے یا یوں کہو کہ دنیا کی بقا صرف اس بندہ خدا کی وجہ سے ہے جب اس کا انتقال ہوجائے گا آسمان پھٹ جائے گا اور سورج بے نور ہوجائے گا اور ستارے گدلے ہو جائیں گے اور زمین کو زلزلہ آجائے گا پھر قیامت قائم ہوجائے گی

خواص ووظائف وعملیات اسمِ جلالت یااللہ

اسم یا اللہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یقین مظبوط ہوتا ہے ذات وصفات وافعال میں اچھے مقاصد باآسانی حاصل ہوتے ہیں امام فاسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جوکوئی ذکر پاس انفاس اس طرح کرے گا کہ ہر سانس پر جو اندر جاتا ہے ”اللہ“ اور جو سانس باہر نکلے ”ھو“ اس کے ختم پر قلب سے جاری رکھے تو بہت جلد اس کا قلب جاری ہوگا فرمایا جو شخص محبتِ خدا کی وجہ سے اس اسم کو پڑھے گا اور شک نہیں لائے گا تو وہ صدیقوں میں سے ہوگا ، فرمایا روزانہ وقت مقررہ پر ”یا اللہ“

ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا وہ صاحبِ یقین ہوگا اور دل سے ہر قسم کے شکوک وشبہات دور ہوجائیں گے اور جو ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالے تو بہت جلد صاحبِ کشف ہو فائدہ فقیر قادری عرض کرتا ہے کہ پنجِ گنجِ قادری میں ہی اس نیت کو شامل کرلیا جائے تو الگ سے سو بار پڑھنے کی ضرورت نہ رہے گی، امام فاسی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں جو کوئی اسم "اللہ" کو مسلسل چالیس روز تک روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ لکھ کر روزانہ آٹے میں لپیٹ کر دریا مین ڈالے گا تو اپنا مقصد پالے گا خواہ کسی چیز کی تمنا ہو ضرور حاصل ہوگی، فرمایا یا اللہ الصمد کو چار لاکھ مرتبہ ختم کرے کیسی ہی مشکل ہوگی آسان ہوجائے گی، فرمایا اسم اعظم یا اللہ کا نقش مربع یا مثلث جو کوئی چالیس دنوں میں سوا لاکھ مرتبہ لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے گا تو جس چیز کی خواہش کرے گا وہ فوراً پوری ہوگی، فرمایا بخار سے شفاء کے لئے اس اسم کا مربع نقش پر کرلے تو شفاء ہو، فراخی رزق اور دعاء کے مستجاب ہونے کے لئے فرمایا کہ جو کوئی یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا ارحم الرحمین روزانہ وقت مقررہ پر پانچ سو مرتبہ پڑھ لے گا اس کی روزی فراخ ہوگی اور دعاء مستجاب، فرمایا جو کوئی تہجد کے وقت نمازِ تہجد سے فارغ ہوکر یا اللہ یا لطیف یا فتاح یا باسط یا رزاق یا غنی یا مغنی یا منعم ۵۰۰ مرتبہ مع اول آخر درود شریف تین تین بار ہمیشہ ورد میں رکھے گا وہ کبھی بھی تنگی رزق کا شکار نہیں ہوگا، فرمایا خدائے تعالیٰ کا ذوق وشوق اور محبت الٰہی کے واسطے صبح وشام مع اول آخر درود شریف کے یا اللہ تین سو بار ہمیشہ پڑھنا چاہیئے اسی طرح علامہ دیربی اور امام بونی رحمہا اللہ نے اپنے مجربات میں تحریر فرمایا ہے کہ بعض خواص اسم اللہ کے یہ ہیں کہ واسطے شفاء امراض کے اگر اس کے عدد کے موافق ۶۶ مرتبہ لکھ کر مریض کا پلایا کریں تو جلد شفاء

پائے باذن اللہ تعالیٰ اور برائے جملہ گزند رسیدہ اور آسیب زدہ و مسحور کے بھی یہی اسم لکھ کر پلائے طریقہ یہ ہے کہ متوسط سائز کے پلیٹ پر جس قدر اسم اللہ لکھا جائے زعفران سے لکھیں اور مریض کو پلا دیا کریں، فرمایا آسیب اور جن کو قید کرنے کی نیت سے مریض کے انگشتانِ دست پر اس اسم کے حروف لکھ دیں تو جن آسیب قید ہو جائے گا اور مریض جن آسیب سے محفوظ ہو جائے گا اور اگر جن کو جلانے کی ضرورت پیش آجائے تو اسم یا اللہ کا مربع نیلے کپڑے پر لکھے اور پلیتہ بنا کر جلائیں اور مریض جن زدہ کے ناک میں اس کی دھونی دے تو وہ جن اگر نہیں بھاگا تو فوراً جل جائے گا فقیرِ قادری عرض کرتا ہے کہ یہ خواص عاملین کے واسطے ہیں اس طرح ہر کس و ناکس علاج سے گریز کرے ۔

بعض علمائے سلف نے ذکر کیا ہے کہ جو کوئی اسم اللہ کو کسی ظرف میں بلا تعداد جس قدر اس ظرف میں گنجائش ہو لکھ کر اور دھو کر اس کا پانی آسیب زدہ کو پلا دے اور اس پر اس پانی کا چھڑکاو کرے تو آسیب جل جائے گا امام احمد بانی رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے یہ عمل ایک شخص کو بتایا جس کا لڑکا تیس برس سے مصروع یعنی آسیب زدہ تھا اور اس امر نے اس کو درماندہ کر دیا تھا چنانچہ وہ شخص اس پر عمل پیرا ہوا تو اسے آرام ہو گیا اور صحت یاب ہو گیا فرمایا جو ہر نماز کے بعد ساتبار ھو اللہ الرحیم پڑھتا رہے اس کا ایمان سلب نہ ہوگا اور شیطان کے شر سے بچا رہے گا

امام محمد یوسف بن اسمٰعیل نبھانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اربعینِ ادریسیہ میں لکھا ہے کہ یا اللہ المحمود فی کل فعالہ کے متعلق سہروردی نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن نمازِ جمعہ سے پہلے غسل کر کے صاف لباس پہن کر تنہائی میں دو سو بار اس کو پڑھے تو حصولِ مقصد اس سے آسان

ہوجائے گا خواہ کچھ بھی ہو اور اگر ایسا مریض جس سے طبیب عاجز آچکے ہوں اگر اس کا وقت پورا نہیں ہوا تو صحت یاب ہوگا

اسی طرح بعض علماء نے فرمایا نمازِ جمعہ سے پہلے ۱۰۰ بار اسم یااللہ پڑھے تو تمام امور میں آسانی کی صورت پیدا ہوجائے ،فرمایا اگر کوئی روزانہ پانچ ہزار ۵۰۰۰ مرتبہ صوم وصلوۃ کی پابندی اور کسبِ حلال کے ساتھ ورد کرے تو کچھ عرصے روشن ضمیر و صاحبِ کشف ہوگا اور عبادت کو شوق و ذوق زیادہ ہوگا اور خدا چاہے تو عالمِ استغراق میں دیدار الٰہی نصیب ہوگی اور عالمِ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا ،فرمایا اگر کوئی شخص اسم ''اللہ'' کو نہایت خوشخط جلی قلم سے لکھ کر اپنے سامنے رکھ کر دن رات میں کم از کم تین مرتبہ نہایت ادب سے قبلہ رو ہوکر خلوت میں بیٹھ کر نگاہِ محبت ڈالے اور دل میں یہ خیال کرے یہ اسم مبارک جس طرح اس کاغذ یا تختی پر لکھا ہوا ہے اسی طرح خوبصورت اور خوشخط میرے دل پر لکھا ہوا ہے اور پھر آنکھیں بند کر کے اس خیال کا تصور جمائے یہ عمل روزانہ بلا ناغہ کرے اس کا قلب ہر طرح کی بیماری سے پاک ہوجائے گا خفقان ، اضطرابِ قلب ، ہول دل غرضیکہ ہر طرح کے امراضِ قلب سے شفاء پائے گا اور کبھی مبتلا نہ ہوگا اور اس کے شاغل کا دل اس قدر قوی ہوجائے گا کہ دنیا کے کسی بڑے سے بڑے جابر ظالم کے سامنے میں ہرگز دہشت زدہ نہ ہوگا با رعب رہے گا ،فرمایا کند ذہن بچے کے واسطے علی الصبح تازی روٹی پکا کر اس پر سات مرتبہ یااللہ لکھ کر کند ذہن بچے کو کھلائے یہ عمل سات دن یا گیارہ دن یا اکیس دنوں تک مسلسل کریں ان شاء اللہ بچے کا ذہن کھل جائے گا ،فرمایا جس مکان کے صدر دروازے پر تین مرتبہ یااللہ لکھ

دے تو جب تک وہ اسم مبارک لکھا ہوا رہے گا وہ مکان کبھی منہدم نہیں ہوگا نہ خالی وقت میں اور نہ ہی افرادخانہ کی موجودگی میں اور نہ اسے کوئی گرا پائے گا نہ کسی انسان کی اس مکان میں صدمے سے اچانک موت ہوگی ،فرمایا جس کسی کو پسلی ،سینہ یا کمر یا سر کا درد ہو تو چاہیئے کہ باوضو کسی نمازی پرہیزگار سے درد کی جگہ سات مرتبہ اسم یااللہ شہادت کی انگلی سے لکھائے تو درد کافور ہوگا وقفے وقفے سے ایک دن میں سات مرتبہ اس عمل کو دہرانا چاہیئے ،فرمایا مسافر کی بخیریت واپسی کے لئے اسم "اللہ" کو کسی کاغذ پر تحریر کرے اور حرف الف کو قینچی سے الگ کتر لے اور محض اس الف کو بطورِ تعویذ اپنے بازو پر باندھ لے یا پاس حفاظت سے رکھ لے باقی نام "للہ" کو اپنے گھر قرآن مقدس میں بطور امانت رکھے تو ان شاء اللہ مسافر بخیر وعافیت گھر لوٹ آئے گا ،فرمایا وضع حمل میں آسانی کے لئے کہ جب درد شدید ہو گڑ کی ڈلی پر ایک سو اکیس مرتبہ یااللہ پڑھ کر اس گڑ کو تین حصہ کر کے کھلائے تو با آسانی ولادت ہو ،فرمایا کسی معاملے یا مقدمے کی پیشی کے وقت جب کہ دشمن عیار و مکار ہو اور فیصلہ کرنے والوں سے بھی کچھ خاص توقع بھلائی کی نہ دکھے تو عین گفتگو شروع کرنے سے قبل دل ہی دل میں ۷ امرتبہ اللہ اللہ کہے اور تصور جمائے کہ اس دنیا میں جو کچھ ہے سب فنا پزیر ہے اور وہ ذاتِ واجب الوجود ہی باقی ہے اور وہ خود اس مقدمے کا فیصلہ کرے گا تو ان شاء اللہ اس کے حق میں صحیح فیصلہ اہلِ مجلس صادر کریں گے ،فرمایا ہر رکے ہوئے کام کے لئے ۴۰ دن میں سوا لاکھ پڑھ کر ختم کرنا چاہیئے مجرب ہے ایسے کسی مریض کو اگر شفاء نہ ملتی ہو تو چند افراد مل کر ایک نشست میں سوا لاکھ پڑھ کر ختم کریں اور مریض کی دوائی اور اس کے کھانے پینے کی چیزوں کے ساتھ پانی پر اور خود مریض پر دم کیا جائے ان شاء اللہ جلد شفاء کی

طرف پلٹے گا، فرمایا کثرتِ رزق کے واسطے بعد نماز عشاء ایک سو مرتبہ یا وھاب یا رزاق پڑھ کر ۴۰۰۰ چار ہزار مرتبہ یا اللہ پڑھے پھر ایک سو مرتبہ یا وھاب یا رزاق پڑھے ان سب کے اول آخر درود شریف طاق مرتبہ لازمی پڑھے چالیس روز مسلسل یہ عمل کرے ان شاء اللہ رزق کی کثرت ہوگی یہ عمل باموکل ہے اس میں اجازت ضروری ہے

شیخ ابو العباس امام احمد بونی رحمہ اللہ سے اس کے خواص یوں مروی ہے کہ جو شخص اسم اللہ کی لوح شرفِ زحل میں لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو اسے نقصان پہنچانے والا ہر شیطان و خبیث جل جائے گا، فرمایا اگر سخت سردی میں اس اسم کا ورد کرے گا تو سردی کی شدت سے اس کا ذاکر محفوظ رہے گا، فرمایا بلغمی بخار والا اسم اللہ کو انگوٹھی میں پہنے تو اس کا بخار فوراً دور ہو، فرمایا اگر ہرن کی جھلی پر ۳۱۳ تین سو تیرہ مرتبہ لکھے اور اتنے ہی مرتبہ ورد کر کے پانی پر ہاتھ رکھے تو پانی خشک ہو جائے لازم ہے کہ یہ عمل اس وقت کیا جائے جب آفتاب برج اسد میں اور اس کے لئے عامل کا صاحبِ حال ہونا بھی ضروری ہے، فرمایا اسم اللہ کا مخمس بڑا جلیل القدر ہے اس کو لکھ اپنے پاس رکھنے والے کو کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی بلکہ اس کی کل سختیاں آسان ہو جائیں گی ،فرمایا جس شخص کا نام محمد ہو یا محمد اس کے نام کا جز ہو اس کے لئے اسم اللہ کا ذکر مناسب تر ہے اور جس شخص کا نام عبد اللہ ہو اس کے لئے بھی یہ ذکر بہت مناسب ہے، فرمایا اگر اسم اللہ کا مربع سونے کی انگوٹھی پر اتوار کے دن طالع حمل میں نقش کر کے ۶۶ مرتبہ اللہ اللہ پڑھ کر پہن لے تو اللہ تعالی اس شخص کی عزت لوگوں میں دوبالا کرتا ہے اور اگر پیر کے دن یہ نقش چاندی کی انگوٹھی پر پہنا جائے اور اسم اللہ کی مداومت کرے تو اس کی قدر و منزلت دو چند ہوتی ہے اور لوگ اس کا نام

ہمیشہ عزت سے لیتے ہیں ،فقیر کے ہاں اس قسم کی انگوٹھیاں بکثرت تیار ہوتی ہیں

اسم اعظم اللہ کی مزید عارفانہ تشریحات

ابوالعباس امام احمد بونی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسم اللہ کے الف نے اپنی تجلی قہر کے ساتھ دوسرے تمام حروف کو مغلوب کیا تو اللہ تعالیٰ کی تجلی رحمت نے انہیں ۲۸ حروف ذاتی قرار دیا پھر اللہ تعالیٰ کی دوسری مرتبہ کی تجلی ارادی نے انہیں علویات وسفلیات کی معرفت دے کر اسبابِ مشقت پر تصرف دیا فرمایا حروف کی شکل کو اسرارِ عنایت الٰہی سے بلندی نصیب ہوئی ہے پھر ان حروف کو اسرارِ مقبول کا احاطہ دیا گیا اور یہ ۲۸ حروف باوجود الگ الگ ہونے کے سب دراصل ایک ہیں اور ان سے انشراح صدر ہوتا ہے جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احسانِ عظیم ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے الم نشرح لک صدرک فرمایا لفظ اللہ میں پہلے حرف پر حرکت اور دوسرا ساکن ہے تاکہ اول و آخر دونوں الگ الگ معلوم ہوں اور آخرِ آخرت ہی انتہاء حیاتِ دنیاوی ہے حرکت کی تعریف سب جانتے ہیں ایسے ہی سکون سے بھی واقف ہیں دراصل اسرارِ سکون واطمنان اور الف کی قوتوں کے اسرار پوشیدہ رکھنے کا راز ہے چونکہ اسم اللہ میں حرکت وسکون دونوں جمع ہیں اس لئے یہ باطن کا باطن اور اسرارِ انشراحِ صدر ہے،لفظ اللہ میں الف اس کی ذات کی جانب اشارہ ہے اور پہلا لام عہدِ میثاق کے لئے اور دوسرا لام دنیا میں ایمان کی پختگی کے لئے تاکہ تکالیفِ شرعیہ اسرارِ الف کے ذریعہ لوگوں کو نصیب ہوں اور لفظِ ھا تکمیلِ حکم آخرت کے لئے ہے جس میں تمام اگلے پچھلے جمع ہوں گے کائنات کی تمام اشیاء بلکہ ہر ہر زرہ اسرارِ اسم اللہ کی وجہ سے قائم ہے جیسا کہ خدائے تعالی کا ارشاد ہے وللہ یسجد من فی

السموت والارض طوعاو کرھا خلاصہ یہ کہ الف اس کی ذات پر، لام اس کی صفات پر اور حرفِ ھا بواطنِ اسماء پر دلالت کر رہا ہے

یقین کرنا چاہیئے کہ اسم اللہ کا الف اپنے مدرکات کے ساتھ عقل پر دلالت کر رہا ہے اور لام اول بہ نسبت عقل کے روح ہے اور روح دراصل صفتِ حیات ہے دوسرا لام قوتِ گویائی اور نطق پر دلالت کر رہا ہے لام کو دل سے نسبت ہے کیوں کہ وہ نفس سے بنا ہے اور حرف ھا کے ذریعہ خلوتوں کو عبور کیا جاتا ہے اور خلوت نام ہے اندھے پن کا جسے اسرار الف سے دور کیا جاتا ہے جیسا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو عماء یعنی تاریکی میں پھر فضا میں پیدا فرمایا اور فضاء دراصل عالم اشیاء ہے

اپنے تقدیم توحید کے باعث فضاء باطنی اسمِ اعظم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ھو اللہ الحی اور قبل ازیں بیان کیا جاچکا کہ اسم اللہ کا الف دراصل توحیدِ باطن کی طرف اشارہ ہے یعنی توحید اول آخر سے متصل ہے جیسا کہ ارشاد ہوا ھو الاول والآخر والظاھر والباطن ان امور میں ایک راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے باطن کو محلِ حرارت بنایا ہے جس میں سے حرارتِ شوق اللہ تعالیٰ کی جانب پڑتی ہے اور اسی حرارت سے لوگوں کے طبائع میں حرارت پائی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی نے ان تمام حرارتوں کو معتدل رکھنے کے لئے اپنا رحم وکرم عام فرمایا ہے

اللہُ دائمُ کی ریاضت

فرمایا اسم اللہ رب کعبہ کا عظیم الشان اسم ہے اسکی ریاضت کے لئے ٦٦ دنوں کی خلوت اور پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کے ساتھ پرہیز کامل درکار ہے خلوت میں مجادہ نفس، ترکِ قبائح

کرنا چاہیئے تاکہ قلب عالم ملکوت کی طرف راغب ہوجائے ہر نماز کے بعد خلوت میں ۶۶ مرتبہ یا اللہ پڑھنے کے بعد اللہ دائم اس قدر پڑھا جائے کہ ذاکر پر حال کا غلبہ ہوجائے اور اپنے آپ کا بھی خیال نہ رہے یہ کیفیت جب پیدا ہوگی تو ذاکر کی ہمت بلند ہوگی اور ایک دروازہ برزخی کھلے گا جس میں دنیا، فرشتے، ارواح انبیاء وصالحین سب نظر آئیں گے اور ایک خاص موکل خواب یا بیداری میں نظر آئے گا اس پہلے خلوت کا حال یہ ہوگا کہ ذاکر کو ذاکرین کا مرتبہ حاصل ہوجائے گا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مرتبہ حقائقِ اسماء الٰہی کا علم مل جائے گا لیکن ضروری ہے کہ ذاکر یہ ریاضت اپنے مرشد کی نگرانی میں کرے تاکہ دماغی، جسمانی، روحانی مسائل سے محفوظی کے ساتھ کامیاب وکامران ہو

دائرہ اسمِ اعظم

امام بونی فرماتے ہیں کہ علامہ خوارزمی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرے دل میں ہاتفِ غیبی نے ندا کی اسم اعظم اللہ کی معرفت حاصل کرنا چاہیئے چنانچہ میں سات سال تک اسی تلاش میں مصروف رہا آخر کار ملک چین میں شیخ کبیر نامی نابینا بزرگ سے میری ملاقات ہوئی جو علم ہندسہ کے ماہر تھے اور اسماء الٰہی کے مرتاض بزرگ تھے میں اپنا مطلب ان سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا اے بیٹے اسماء الٰہی تمام ترعظیم ہیں میں نے کہا جی ہاں پیرو مرشد مجھے اس اسم جامع کی معرفت درکار ہے جس میں طبائع اربعہ موجود ہوں تو انہوں نے میری طرف منہ کرکے کہا سنو کیا تم کو اسماءِ مخزونہ مثل ثاقوفہ بلعم بن باعور اور ثاقوفہ موسیٰ اور بعض وہ اسماء مسلسل جو علم سیمیا میں کارآمد ہیں، معلوم ہیں ؟ میں نے کہا جی حضور معلوم ہیں تب مجھ سے فرمایا میرے قریب آ

جاؤاور خود بھی ایک قدم آگے بڑھ کر بالکل میرے نزدیک ہوکر کہا اسم اعظم وہ ہے جس کی وجہ سے ہرایک کو گویائی کی قوت ملی یہی اسم عصائے موسیٰ پر کندہ تھے اور اسی اسم کو پڑھا کرتے تھے وہ اسم اسمِ ذات اللہ ہے جس میں طبائع اربعہ موجود ہیں پھر فرمایا ٹھہرو میں ابھی تمہیں اس کا دائرہ دکھاتا ہوں لیکن اس وقت وہ ان کے پاس موجود نہیں تھا آخر کار انہوں نے ایک صندوقچہ کھول کر اس میں سے ایک لپٹا ہوا کاغذ نکال کھولا جس میں بہ خطِ حمیری ایک دائرہ میں اسماء تحریر تھے وہ مجھے دکھایا میں کہا اس کی تشریح وضاحت فرمایئے تو کہا اے بیٹے میں تمہیں اس کے معانی اور اس کے مخصوص اقسام بتاتا ہوں چنانچہ میں نے شیخ کے دست مبارک کو بوسہ دیا انہوں نے فرمایا اسماء الٰہی کی معرفت اسرارِ الٰہی میں سے ایک پوشیدہ راز ہے جو اہل اللہ اور افراد کو حاصل ہوتے ہیں پھر وہ دائرہ میرے سامنے رکھ کر عجیب وغریب امور اسراری الٰہی مجھے بتلائے اور نصیحت کی کہ اس کی قدر کرنا اور نااہل لوگو سے اس کی حفاظت کرنا فرمایا اسم ذات اللہ کی فضیلت دیگر اسماء پر ایسی ہے جیسے شبِ قدر کو دوسری راتوں پر ہے، پھر اس دائرے کی نقل کرکے میں نے اس کے خواص واثرات پوچھے تو شیخ نے ارشاد فرمایا اس کے خواص بے حد و بے شمار ہیں مثلاً جب کسی بادشاہ یا حاکم سے ملاقات کرنی ہو تو اس دائرے کو مشک وزعفران سے سفید حریر کے کپڑے پر لکھ کر خوشبو کی دھونی دے اور ان اسماء کو پڑھ کر اپنے پاس رکھ لے اور حاکم کے پاس جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو مہربان کردے گا اور کل مخلوق کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دے گا جو شخص دائرہ کے حامل کو دیکھے گا خوف کرے گا اور ہرن کی جھلی پر لکھ کر حاملہ عورت اپنے پیٹ پر باندھے تو آسانی سے ولادت ہو اگر مرگی کی بیماری والا یا مجنون یا کمزور اس دائرہ کو اپنے پاس رکھے تو اللہ

تعالیٰ اس کو عافیت دے اسی طرح ریاح اور سوداوی والوں کو بھی اس سے صحت ہوتی ہے اور اگر اس کو چینی مٹی کے پلیٹ پر زعفران سے لکھ کر پلائیں تو شفاء ہوگی، محبت کے واسطے ہفتہ کے روز لکھ کر اپنے پاس رکھیں اور جلبِ منفعت، دفع آسیب، رد سحر، حصولِ برکت اور شفاء امراض کے واسطے نیک ساعت میں ہرن کی جھلی یا سفید کاغذ پر لکھیں فقیرِ قادری عرض کرتا ہے یہ دائرہ لاجواب و بے مثال ہے احباب کو جہاں کسی نقش کے انتخاب میں دشواری ہو وہاں اس دائرے کا انتخاب کریں اللہ تعالی ہم سب کو علمِ نافع عطاء فرمائے آمین

دائرۃ الاسم الاعظم

وفق نمبر ۳۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ لا الہ الا الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ و لا نوم لہ ما فی السموت و ما فی الارض من ذا الذی ... العلی العظیم

سیدنا جبرائیل علیہ السلام حی قیوم
عزیز متکبر سیدنا اسرافیل علیہ السلام
والجوھرۃ البصونۃ
الدائرۃ المکنونۃ

اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

الرحمن الرحیم مالک ملک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اھدنا الصراط المستقیم اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب

علیھم ولا الضالین آمین اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عملیاتی جدول اسم اعظم یا اللہ

اسم	اللہ
معنی	اسم ذات
اعداد	٦٦
اعداد ملفوظی	۲۹۹
خاصیت	جلالی
عنصر	آتشی
طبع	گرم
برج	حمل
سیارہ	زحل
منزلِ قمر	شرطین
بخور	عود ہندی
موکلین	اسرافیل طاطائیل دردائیل
اسماء جن	فیویوش قدیوش ھیوش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفق نمبر ۳۱۲

جدول زکات ودعوتِ حرفی اسم اعظم یا اللہ

نصاب	زکات	عشر
۱۱۰۰۰	۱۶۵۰۰	۱۹۲۵۰

قفل	دور مدور	بذل	ختم
۹۶۲۵	۵۷۷۵۰	۷۰۰۰	۱۰۰۰

یہ جدول زکات حرفی اسم یا اللہ کی ہے جو اس طریقے سے اسم یا اللہ کی زکات ادا کرنے کا خواہشمند ہو اسے چاہیئے کہ اپنے مرشد سے باقائدہ اجازت اس اسم کی حاصل کرے اور شرائطِ عامل بجالا کر خلوت گذیں ہو اور مقررہ تعداد کو پورا کرے ہمارے مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ فرماتے ہیں تکمیلِ نصاب کے بعد یا وکیل ۶۶ مرتبہ اور تکمیلِ زکات کے بعد یا مجیب ۵۵ مرتبہ اور تکمیلِ عشر کے بعد یا ولیُّ ۴۶ مرتبہ اور تکمیلِ قفل کے بعد یا فتاح ۴۸۹ مرتبہ اور تکمیلِ دورمدور کے بعد یا معطی ۱۲۹ مرتبہ اور تکمیلِ بذل کے بعد یا وھاب ۱۴ مرتبہ اور ختم کے بعد یا بدوح ۲۰ مرتبہ پڑھ لیا کریں تاکہ تاثیر وتصرف کمال کو پہنچے فقیر قادری عرض کرتا ہے تکمیل کے بعد ان اسماء کا ورد تاثیرِ زکات کی بقا کا ضامن ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے مشائخ رحمہا اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کہ کس طرح رازہائے سربستہ کو فیضِ عام کے لئے افشاں فرماتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفق نمبر ۳۱۳

جدول زکات ودعوتِ عددی اسم اعظم یااللہ

زکاتِ صغیر	زکاتِ کبیر
۶۶۰۰	۲۶۴۰۰

زکاتِ اکبر	زکاتِ اکبار	زکاتِ اکبر الکبائر
۱۰۵۶۰۰	۴۲۲۴۰۰	۱۶۸۹۶۰۰

یہ زکات عددی کی جدول ہے عامل کو چاہیئے کہ زکاتِ حرفی نکالنے کے بعد زکاتِ عددی کے لئے کمر کس لے یہ طریقہ بھی بہت عمدہ ہے چاہیئے کہ مذکورہ تعدادِ زکات کو یکے بعد دیگرے بلا فصل ایام کے پورا کرے اس دوران مکمل پرہیز اور خلوت لازمی ہے ،زکاتِ صغیر کو ایک دن میں پڑھ کر ختم کرے اس کے بعد والی ہر زکات کو طاق ایام میں تقسیم کر کے پڑھیں اگر زکاتِ کبیر بھی ایک دن میں پڑھ سکتا ہو تو پڑھ کر ختم کرے ان زکاتوں کے باقائدہ ادا کر لینے کے بعد موکلین اسم عامل کے دوست و مددگار ہوں گے کچھ بعید نہیں کہ ظاہر بھی ہو جائیں لیکن فی زمانہ حاضری موکل کی نیت نہ کرنے میں ہی عافیت ہے یہ عامل کے تقوی وطہارت پر منحصر ہے کہ موکلین اپنا آپ اس پر کس طرح ظاہر کریں بہر صورت عامل باذن اللہ متصرف ہوگا

نقوش اسم اعظم یا اللہ

وفق نمبر ۳۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

۲۵	حی	۲۳
بدوح	۲۲	۲۴
۲۱	۲۶	واحد

عزرائیل علیہ السلام — میکائیل علیہ السلام

الملک — ولہ

اسرافیل علیہ السلام

وفق نمبر ۳۱۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

۲۵	۱۸	۲۳
۲۰	۲۲	۲۴
۲۱	۲۶	۱۹

عزرائیل علیہ السلام — میکائیل علیہ السلام

الملک — ولہ

اسرافیل علیہ السلام

وفق نمبر ۳۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

۱۶	واحد	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	ودود
۱۱	۲۴	۱۷	وھاب
حی	احد	۱۲	۲۳

عزرائیل علیہ السلام — میکائیل علیہ السلام

الملک — ولہ

اسرافیل علیہ السلام

وفق نمبر ۳۱۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

۱۶	۱۳	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

عزرائیل علیہ السلام — میکائیل علیہ السلام

الملک — ولہ

اسرافیل علیہ السلام

وفق نمبر ۳۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

٥	ل	ل	ا
۲۹	۲	۴	۳۱
۳	۳۲	۲۸	۳
۲۹	۲	۴	۳۱

عزرائیل علیہ السلام — میکائیل علیہ السلام

ولہ — الملک

وفق نمبر ۳۱۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

ل	۳۱	۴	ا
۳	۲	۲۹	۳۲
۳	۶	۲۹	۲۸
ل	۲۷	۴	٥

عزرائیل علیہ السلام — میکائیل علیہ السلام

ولہ — الملک

وفق نمبر ۳۲۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

۷	۱۳	۱۹	۲۶	۱
۲۰	۲۲	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۳
۱۱	۱۷	۲۴	۴	۱۰
۲۵	۵	۶	۱۲	۱۸

عزرائیل علیہ السلام — میکائیل علیہ السلام

ولہ — الملک

وفق نمبر ۳۲۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

۳۱	۳	۳	۲۹
۲	ل	ل	۴
۳۱	٥	۱	۲۹
۲	۲۸	۳۲	۴

عزرائیل علیہ السلام — میکائیل علیہ السلام

ولہ — الملک

وفق نمبر ۳۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

میکائیل علیہ السلام — عزرائیل علیہ السلام

۷	احد	واحد	۲۶	۱
ودود	۲۲	۲	۸	وھاب
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۳
۱۱	۱۷	۲۴	۴	۱۰
۲۵	۵	۶	۱۲	حی

ولہ — الملک



وفق نمبر ۳۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

میکائیل علیہ السلام — عزرائیل علیہ السلام

اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ	اللہ

ولہ — الملک



برائے شفائے امراض و دفع آسیب لکھ کر پلائیں

وفق نمبر ۳۲۴

نقش واللہ یرزق الخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

۹۵۶	۹۴۹	۹۵۴
۹۵۱	۹۵۳	۹۵۵
۹۵۲	۹۵۷	۹۵۰

میکائیل علیہ السلام — عزرائیل علیہ السلام

ولہ — الملک

اسرافیل علیہ السلام

وفق نمبر ۳۲۵

نقش سیفی مثلث

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

۲۲۰۲۸	۲۲۰۲۱	۲۲۰۲۶
۲۲۰۲۳	۲۲۰۲۵	۲۲۰۲۷
۲۲۰۲۴	۲۲۰۲۹	۲۲۰۲۲

میکائیل علیہ السلام — عزرائیل علیہ السلام

ولہ — الملک

اسرافیل علیہ السلام

وفق نمبر ۳۲۶

نقش لاتدرک الابصار الخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

۶۴۵	۶۴۸	۶۵۱	۶۳۷
۶۵۰	۶۳۸	۶۴۴	۶۴۹
۶۳۹	۶۵۳	۶۴۶	۶۴۳
۶۴۷	۶۴۲	۶۴۰	۶۵۲

میکائیل علیہ السلام — عزرائیل علیہ السلام

ولہ — الملک

اسرافیل علیہ السلام

وفق نمبر ۳۲۷

نقش کینسر سے شفاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

قولہ — الحق

۲۳۴۰۹۰	۲۳۴۰۹۳	۲۳۴۰۹۶	۲۳۴۰۸۳
۲۳۴۰۹۵	۲۳۴۰۸۴	۲۳۴۰۸۹	۲۳۴۰۹۲
۲۳۴۰۸۵	۲۳۴۰۹۸	۲۳۴۰۹۱	۲۳۴۰۸۸
۲۳۴۰۹۲	۲۳۴۰۸۷	۲۳۴۰۸۶	۲۳۴۰۹۷

میکائیل علیہ السلام — عزرائیل علیہ السلام

ولہ — الملک

اسرافیل علیہ السلام

وفق نمبر ۳۲۸

نقش فہم وذکاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

الحق — قولہ

۱۰۶۹	۱۰۷۲	۱۰۷۵	۱۰۶۱
۱۰۷۴	۱۰۶۲	۱۰۶۸	۱۰۷۳
۱۰۶۳	۱۰۷۷	۱۰۷۰	۱۰۶۷
۱۰۷۱	۱۰۶۶	۱۰۶۴	۱۰۷۶

میکائیل علیہ السلام — عزرائیل علیہ السلام

[illegible]

وفق نمبر ۳۲۹

نقش کیا خیال ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

الحق — قولہ

۶۹۴	۶۸۷	۶۹۲
۶۸۹	۶۹۱	۶۹۳
۶۹۰	۶۹۵	۶۸۸

میکائیل علیہ السلام — عزرائیل علیہ السلام

[illegible]

وفق نمبر ۳۳۰

نقش قوتِ باہ وشفاء امراض مردانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جبرائیل علیہ السلام

الحق — قولہ

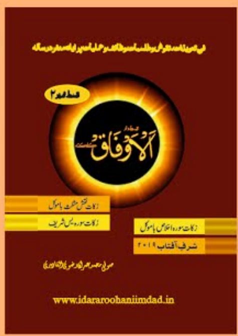
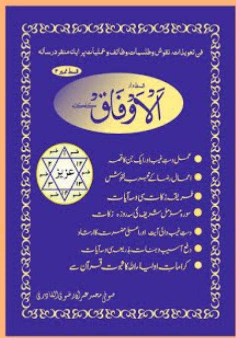
۴۵۱	۴۵۴	۴۵۷	۴۴۳
۴۵۶	۴۴۴	حسبنا اللہ ونعم الوکیل	۴۵۵
۴۴۵	۴۵۹	۴۵۲	۴۴۹
۴۵۳	۴۴۸	۴۴۶	۴۵۸

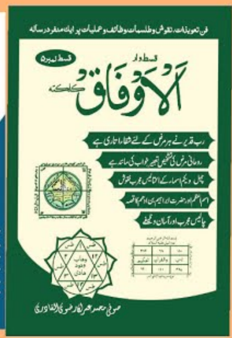
میکائیل علیہ السلام — عزرائیل علیہ السلام

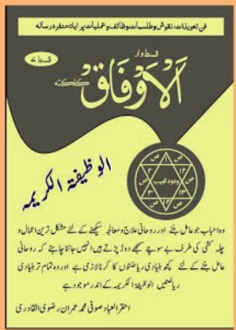
[illegible]

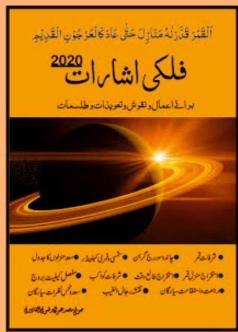
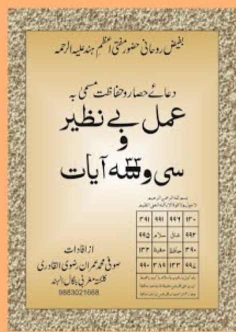
AL AUFAAQ (VOLUME-8)

PUBLISHED BY SUFI MUHAMMAD IMRAN RAZVI ALQUADRI (KOLKATA)





IDARA ROOHANI IMDAD

Centre Of Spiritual Healing & Guidance

ادارہ روحانی امداد

مرکز روحانی علاج و رہبری

Sufi Muhammad Imran Razvee Al Quadri

(Spiritual Scholar & Healer)

Cell +91-9883021668 Tel+91 33 25587502

12/J Patwar Bagan Lane Kolkata 700 009 W.B

www.idararoohaniimdad.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المستغاث الی حضرۃ اللہ تعالیٰ

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بفیض روحانی غوث صمدانی محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بظل عرفانی عطائے رسول سلطان الھند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قسط وار

الاوفاق

کلکتہ

فن تعویذات، نقوش وطلسمات، وظائف و عملیات پر ایک منفرد رسالہ

مدیر

فقیر قادری گدائے چشتی

صوفی محمد عمران رضوی القادری

ادارہ روحانی امداد

Idara Roohani Imdad

Cell -0091 9883021668
Tel- 0091 33 23607502
Tel-0091 33 25587502
Email : sufiimranrazvee@yahoo.com
www.idararoohaniimdad.in
www.taweeztalisman.com
Twitter-https://twitter.com/SUFIIMRANRAZVEE
Facebook Page https://www.facebook.com/sufiimranrazvee/
YouTube:https://www.youtube.com/channel/UCgiD0cc4utSgsVcKIQNQRCg

انتباہ

Composed By

Sana Fatema

Circulation

Rizwan Razvee Quadri
Wasif Raza Quadri

Price 150/-

Price may vary in future


www.idararoohanii
mdad.in
Spiritual Scholar
& Healer
+91-9883021668
صوفی محمد عمران
رضوی القادری کلکتہ